اہل بیت واصحابِ مصطفےؐ کی محبت وتعظیم۔حقوقِ مصطفےؐ کا تقاضا

عاصم نعیم*

موضوع کا تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی تمام مخلوقات میں سب سے افضل مخلوق قرار دے کر، اسے اپنی خلافت ونمائندگی کا تاج اوراعزاز عطا فرمایا۔انسانوں میں انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو برگزیدہ ترین جماعت قرار دیتے ہوئے اسے اپنے خاص فضل وکرم سے نوازا۔انبیاء میں سے سیدنا محمد مصطفیٰؐ کو سب سے اشرف واعلیٰ مرتبے پر سرفراز فرمایا۔آپؐ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی توحید سے مل کر، تکمیلِ ایمان کا اہم ترین عنصر ہے۔ایمان کے قیام واستحکام اور کامل وثابت ہونے کا مدار، اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولؐ کے ساتھ تعلق کی مضبوطی واستحکام پر ہے۔انبیاء علیہم السلام کے بعد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور آپ کے اہل بیتِ عظامؓ، کی جماعت کو رب تعالیٰ نے خصوصی اعزاز وشرف سے سرفراز فرمایا۔یہ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں، جن کی زندگیوں کو، رسول اللہ ﷺ نے ، ہدایت کی شاہراہِ مستقیم پر ڈال دیا تھا، اوران کے اندر ایمان کی ایسی طاقت اورعزم کی ایسی صلابت بھردی تھی کہ اس خاصیت نے اسی دور کے انسانوں کو ہی حیرت سے دوچار نہیں کیا بلکہ آج تک جو بھی انسان ان کی زندگیوں کی روداد پڑھتا اور سنتا ہے، وہ ہل کے رہ جاتا ہے۔تاریخ کے صفحات پر ثبت ہونے والے یہ دائمی نقوش، قرآن کی ابدی تعلیمات اوررسولِ معظمؐ کے اسوۂ حسنہ کا عملی نمونہ ہیں۔جس طرح محمد مصطفےؐ کو تمام انبیاء میں ایک امتیاز وانفرادیت حاصل ہے، اسی طرح آپ کے صحابہؓ واہلِ بیتؓ کو بھی پوری امت میں ایک اوّلیت وفوقیت اوررفعت وعظمت حاصل ہے۔تاریخ کے صفحات پر ثبت یہ نقوش، تقویٰ وطہارت، امانت ودیانت، شجاعت وبسالت، عزیمت واستقامت، ارادہ وعمل، صدق واخلاص، احساس ومروت، وفاداری وجاں نثاری کے بے نظیر مظاہرے ہیں۔اس اہمیت ووقعت کا تقاضا ہے کہ اس طبقۂ رفیعہ کو محبت وعظمت کے مقامِ رفیع کا مستحق سمجھا جائے، رسول اللہ ﷺ کی محبت کے تقاضے کے طور پر، انہیں نہ صرف اپنی محبتوں وعقیدتوں سے نوازا جائے بلکہ آپؐ کے ان تربیت یافتہ شاگردوں ومتعلقین سے اپنے منہج ومذہب پر سندِ توثیق حاصل کی جائے۔بایں وجہ اصحابِ رسول اور آلِ رسول سے محبت کے مسئلہ کو علمائے اہلِ سنت نے مسائلِ اعتقاد میں شامل کیا ہے۔

اہلِ بیت واصحابِ رسولؐ کی محبت وعظمت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟اس کے علمی وعملی تقاضے کیا ہیں؟ قرآنِ کریم اورسنتِ رسولؐ میں ان کی کن حیثیتوں کی نشان دہی کی گئی ہے؟اس سے انحراف کی صورت میں کون سی ایمانی وروحانی اورشرعی قباحتیں سامنے آسکتی ہیں؟

یہ اوراس طرح کے دیگر سوالات کے جوابات مقالہ میں زیرِ بحث لائے گئے ہیں، اور تحقیق کے معروف ضوابط کو ملحوظ

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رکھتے ہوئے اسے ایک علمی بحث بنایا گیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ، اولادِ آدم کے سردار، اور کائنات کے افضل ترین انسان ہیں۔آپ کے مقام ومرتبہ کی درخشانی، اور شان وشوکت کی تابانی پر قرآن کے صفحے گواہ ہیں۔آپ کا مقامِ محمود پر فائز ہونا، شفاعتِ کبریٰ کا حامل ہونا اور حوضِ کوثر کا والی ہونا، ایسے امتیازات ہیں، جن کا اقرار ہر مسلمان کو ہے۔جس طرح آپ اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے افضل ہیں، اسی طرح آپ کا گھرانہ اور آپ کے اصحاب، سب گھرانوں اور جماعتوں سے افضل ہیں۔آپ کے گھرانے میں سے جن لوگوں نے اسلام اور ایمان قبول کرلیا، اسے نسبی شرافت کے ساتھ شرفِ صحابیت بھی حاصل ہوگیا، اور شرفِ صحابیت بذاتِ خود ایک ایسا شرف ہے کہ اس کے برابر اور کوئی شرف نہیں ہوسکتا۔صحابہؓ، نبوت اور امت میں واسطہ بنے۔یہ وہ افراد ہیں جن کا تذکرہ مومنوں کے ایمان کو جلا بخشتا ہے۔حیاتِ صحابہؓ کے واقعات ایمان افروز ہیں، جن کی زندگیوں میں رقائق، زہد، دین داری، اور تقویٰ و نیکی کی تابناک مثالیں موجود ہیں۔بہادری، دلیری، اور جہاد کی روح پرور داستانیں انہیں کے تذکروں سے عبارت ہیں۔کئی عظیم الشان اور ناقابلِ یقین کارنامے ہیں، جو صحابہ کے ہاتھوں دنیا میں انجام پائے۔ایمان کی دولت سے تہی گروہوں کی الزام تراشیوں کے مدِّ مقابل صحابہؓ کا دفاع کرنا اور ان کے ساتھ اپنی ایمانی وابستگی کا اظہار کرنا، ایک مومن مسلمان کی شان ہے۔

صحابہ اور اہلِ بیت سے کون لوگ مراد ہیں؟ جمہور امت اور محدثین وفقہاء کے مطابق جس شخص کی حضورؐ سے ایمان کی حالت میں ملاقات ہوئی ہو، اور اسلام ہی پر اس کی وفات ہوئی ہو، وہ صحابی ہے۔(۱)، اسی طرح اہلِ بیت سے مراد آپؐ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کے خاندان کے وہ افراد، واصحاب ہیں جن پر صدقہ وخیرات حرام قرار دیا گیا ہے، یعنی بنی ہاشم وبنی عبدالمطلب وبنی عباس۔(۲)

مقامِ صحابہؓ واہلِ بیتؓ قرآن وسنت کی روشنی میں:

اہلِ بیت کی شان وفضیلت اور ان کی طہارت وپاکیزگی کے بیانات قرآن میں موجود ہیں۔قرآن وسنت میں جہاں صحابہ کے فضائل کا تذکرہ ہے، ان میں اہلِ بیت بھی معناً داخل ہیں۔اہلِ بیت کا جو فرد ایمان کی دولت سے مالا مال ہوا، وہ آپؐ کا امتی بن کر آپ کا صحابی بھی بنا۔قرآنِ حکیم اور سنتِ رسولؐ میں متعدد مقامات پر صحابہ کرامؓ کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ان آیات واحادیث میں صحابہ کرامؓ کی عظمت ورفعت، ان کے احترام اور ان سے محبت کے بارے میں متعدد احکام وہدایات موجود ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ صحابہ کرام بشمول اہلِ بیتؓ۔بہترین امت اور اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں ''خیر امۃ'' قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (۶)

قرآن مجید اور احادیثِ نبوی کا ظاہری مصداق، آپؐ کی پوری امت ہے مگر اس کا اولین مصداق، صحابہ کرامؓ ہیں، بلکہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بعض صحابہ اورتابعین نے بھی ''خیرامۃ'' سے مراد ''صحابہ کرامؓ'' لیے ہیں۔ گویا صحابہ کرامؓ کو تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔
آنحضور ﷺ نے فرمایا:

''خیر امتی قرنی، ثم الذین یلو نھم ، ثم الذین یلو نھم.'' (۷)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے آپؐ سے پوچھا: یارسول اللہ (ﷺ) ای الناس خیر ، فرمایا: القرن الذی کنت فیه (اس زمانے کے لوگ بہتر ہیں جس میں مَیں ہوں) (۸)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اکرمو ا اصحابی فانھم خیارکم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم.'' (۹)

بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو تمام بندوں کے دلوں سے بہترین دل محمد ﷺ کا پایا تو اسے اللہ نے اپنے لیے چن لیا اور اسے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے دل کو منتخب کرنے کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو ان کے صحابہ کا دل تمام بندوں کے دلوں سے بہترین پایا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے نبی کا وزیر بنادیا۔'' (۱۰)

مفتی محمد شفیع، سورہ انفال کی آیت: ﴿ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ (۱۱) (اے نبی تجھے اللہ کافی ہے اور ان مومنوں کو جو تیری پیروی کر رہے ہیں) کے ضمن میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ کے لیے حقیقت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ اور ظاہر کے اعتبار سے مومنین کی جماعتِ (صحابہؓ) کافی ہے آپ کسی بڑے سے بڑے دشمن کی تعداد یا سامان سے خوفزدہ نہ ہوں۔ (۱۱)(ب) مذکور آیتِ کریمہ سے صحابہ کرامؓ کی عدالت بھی ثابت ہوتی ہے کیوں کہ آپ کے ہمراہ یہی حضرات مؤیّد اور منصور من اللہ تھے۔

صحابہ کرامؓ کی فضیلت میں یہ آیتِ کریمہ بھی شاہد وعادل ہے۔ فرمانِ رب ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ﴾. (۱۲) (الف)

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے یہی لوگ تمام مخلوق سے بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، ابدالآباد ان میں رہیں گے، اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش، یہ صلہ اس کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔''

آیتِ مذکور کے مفہوم سے مستفاد ہے کہ صحابہؓ، انبیاء کے علاوہ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

سورۃ الفتح کی آخری آیت (۱۲) (ب) میں اللہ تعالیٰ نے '' محمد رسول الله '' کے الفاظ سے آپ کے رسول

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہونے کا دعویٰ کیا، پھر دلیل کے طور پر صحابہ کرامؓ کا ذکر کر کے ان کے اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ حسنہ بیان فرمائے۔ گویا اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ کی رسالت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس خطہ عرب میں جو ہر قسم کی گمراہی کا مرکز تھا، ہمارے نبیؐ نے ایک تھوڑی سی مدت میں ایک انقلابِ عظیم برپا کر دیا اور اس نے اپنے گرد ہدایت کے پیروکاروں کی ایسی مخلص جماعت اکٹھی کر لی جو آپ کی معیت میں کافروں پر بڑے سخت ہیں، مگر آپس میں بہت نرم اور رحمدل ہیں۔ عبادت و اخلاص، اور اخلاقِ حسنہ میں سارے انسانوں سے بڑھ کر ہیں۔

۲۔ صحابہؓ کے ایمان پر لب کشائی، منافقت کی علامت:

دنیا میں کوئی بڑی سے بڑی صداقت اور حقیقت ایسی نہیں جس کے منکر اور مخالف موجود نہ ہوں۔ توحید، قرآن اور رسالتِ انبیاء جیسی ٹھوس حقیقتوں کے منکر موجود ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیتؓ اس کلیہ سے کب مستثنیٰ ہو سکتے تھے۔ پہلی صدی ہی کے وسط سے منافقین نے معاذ اللہ، راویانِ قرآن اور حاملینِ سننِ محمدیہؐ یعنی صحابہ کرامؓ کی عدالت و امانت پر انگشت نمائی کی۔ ان کے تقویٰ و طہارت اور ایمان و اخلاص پر معاندانہ حملے کیے۔ ان کی تمام دینی کوششوں اور قربانیوں کو فاسدانہ اغراض پر محمول کر کے اپنے لیے ضلالت اور جہنم کی راہ اختیار کی۔ یہ رویہ دراصل تعلیماتِ قرآن پر سے اعتماد اٹھانے اور سنتِ نبویؐ کو پامال کرنے کی مکروہ سازش ہے۔ اس رویہ کے حاملین بعد کے ادوار میں بھی موجود رہے۔ فلہٰذا غلط سلط روایات اور تاریخی اخبار سے بے دھڑک صحابہ کرامؓ پر ہر قسم کے گناہوں کا الزام لگاتے جانا، کتاب اللہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔ صحابہ کرامؓ کو اللہ تعالیٰ نے کفر و فسوق و عصیان سے محفوظ رکھا تھا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾ (۱۳)

''تمہیں کفر بے حکمی اور نافرمانی سے بے زار کر دیا ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ نیکوکار ہیں۔''

خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے قرن کو خیر القرون قرار دے کر ان کی افضلیت و برتری پر مہر ثبت کر دی، ایسی نورانی مخلوق کی عیب جوئی اور ان پر مطاعن و مثالب کا باب وا کرنا، ان کی عدالت کو مجروح کرنا، دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا باعث تو بن سکتا ہے، ایسی سعی و کاوش بامراد نہیں ہو سکتی۔

۳۔ عدل و تقویٰ پر قائم، اور ان کا ایمان دوسروں کے لیے نمونہ:

ارشادِ ربانی ہے:

﴿كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ (۱۴)

''اور اس طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو۔''

اس آیت میں بھی صحابہ کرامؓ کے عادل ہونے کا اثبات پایا جاتا ہے۔ [15] چوں کہ تمام صحابہ کرامؓ عدالتِ مطلقہ پر فائز

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہیں اس لیے ان کی اطاعت واجب ہے۔ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَنۡ یَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ﴾ (۱۶)

''جو اللہ کا دامن مضبوطی سے تھامے گا وہ ضرور راہِ راست پالے گا۔''

مزید ارشاد ہوا:

﴿فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا هُمۡ فِیۡ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَکۡفِیۡکَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ﴾ (۱۷) (الف)

صحابہ کرامؓ نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا اور وہ راہِ راست کی طرف ہدایت یافتہ تھے۔اس لیے ان کی اتباع واجب ہے۔ (۱۷)(ب)ان حضرات کو قبولِ ایمان میں پوری امت سے سبقت حاصل تھی،جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ اُولٰٓئِکَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ﴾ (۱۸)

''اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں،وہ بالکل قربت حاصل کیے ہوئے ہیں،نعمتوں والی جنت میں ہیں۔''

ایمان اور اعمالِ خیر میں سبقت جیسے عام امت کی نسبت تمام صحابہ کرامؓ کو حاصل ہوئی ہے،اس طرح صحابہ کرام میں بھی مدارج ہیں۔سابقین اولین بھی ہیں اور متاخرین بھی۔

سورہ آل عمران کی آیت نمبر۱۱۰ (کنتم خیر امۃ ۔۔۔الخ) سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ وہ بہترین امت ہیں،وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ معروف کا حکم دیتے ہیں اور معروف و نیکی میں حکم ماننا واجب ہے۔

۴۔مغفرت و بخشش اور عزت کی زندگی کی بشارت:

لازمہ بشریت کے تحت قرآن کریم نے جہاں ان کی چند خطائیں ذکر کی ہیں،وہ وعظ و تنبیہ کے علاوہ ان حضرات کی مدح و مغفرت پر مشتمل ہیں۔جیسا کہ ارشاد ہوا:

﴿لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَةَ عَلَیۡهِمۡ وَ اَثَابَهُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا﴾ (۱۹)

''اے پیغمبر۔جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا اور جو صدق و خلوص ان کے دلوں میں تھا،وہ ان سے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی،انہیں قریب کی فتح عطا فرمائی۔''

قرآن کی یہ آیت صحابہ کے قطعی طور پر صادق و راست رو اور قابل اعتماد ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے جنتی ہونے کی واضح دلیل ہے۔سورہ انفال میں ارشادِ ربانی ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ (۲۰) (الف)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں لڑتے رہے، اور جنھوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے خدا کے ہاں بخشش اور عزّت کی روزی ہے۔''

صحابہؓ میں ان کی دینی خدمات کی بنا پر درجات میں تفاوت کا ذکر کیا گیا ہے، تاہم سب کے لیے و کُلًّا وعد اللہ الحسنٰی کی نوید سنائی گئی ہے۔(۲۰)(ب)

۵۔ ''صادقون وصادقین، حزب اللہ'' کے القاب وخطابات:

صحابہ کرامؓ خود سچے تھے اور سچائی کی تصدیق کرنے والے تھے۔ایک مقام پر فرمایا۔ یا ایھاالذین اٰمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین (۲۱) (اے ایمان والو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو)

ایک اور آیت میں ارشاد ہوا ہے:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ (۲۲) (الف)

''اور فئے کا مال) ان مفلسان تارک الوطن کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے جدا کر دیئے گئے اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب گار، اور اللہ اور اس کے رسول کے مددگار، یہی لوگ سچے ہیں۔''

یقیناً کوئی قوم وامت، اصحاب محمدﷺ کے ایثار وقربانی کی نظیر پیش نہیں کر سکی اور نہ ہی قیامت تک پیش کر سکتی ہے۔اس لیے رب تعالیٰ نے ان کو مکمل اور اول درجہ میں کامیاب ہونے کی سند دے دی، نیز شرفِ صحابیت سے مشرف ہونے والوں کو اپنا لشکر قرار دیا ہے۔چنانچہ قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (۲۲) (ب)

''یہ وہ اصحابِ رسولﷺ ہیں، جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور نصرتِ غیبی سے ان کی تائید فرمائی اور وہ انہیں ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ وہ اللہ کا لشکر ہیں اور سن لو اللہ کا لشکر ہی کامران ہونے والا ہے۔''

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۶۔آپس میں رحمدل ومہربان اورکافروں کے لیے سخت وشدید:

قرآنِ حکیم نے ان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ......﴾ (۲۳)

''محمد، اللہ کے رسول ہیں، اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بھاری ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

﴿لٰكِنِ الرَّسُوۡلُ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ وَ اُولٰٓـئِكَ لَهُمُ الۡخَيۡرٰتُ وَ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴾ (۲۴)

''لیکن خود رسول اللہ (ﷺ) اور آپ کے ساتھ کے ایمان والے، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ بھلائیوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔''

اس آیت میں نبی ﷺ اور صحابہؓ کی قربانیوں کا معاً ذکر ہے اور دونوں کو بھلائی اور کامیابی کے نتیجے سے شاباش کر دیا ہے۔

صحابہ واہلِ بیت کے مابین مثالی محبت واخوت اور یگانگت موجود تھی۔ پوری زندگی یہ مل جل کر رہے۔ دارِ ارقم سے غزوہ حنین تک انہوں نے اکٹھے کفر ونفاق کا مقابلہ کیا اور دینِ متین کی حفاظت کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا اور ان کے دل ایک دوسرے کے لیے صاف تھے۔ اہلِ بیت نے صحابہ کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھے، ان کی باہم رشتہ داریاں قائم تھیں۔

۷۔فروگذاشتوں وخطاؤں پر دنیا میں ہی ان کی توبہ کی قبولیت کی نوید اور مغفرت کا وعدہ:

چند صحابہ کرامؓ سے زندگی میں اگر چند فروگذاشتوں اور خطاؤں کا صدور ہوا بھی تو یہ صدور ان میں خوف وخشیتِ الٰہی کے اس مقامِ اعلیٰ کی نشان دہی کرتے ہیں جو صرف ان ہی کے لیے مخصوص تھا۔ چنانچہ ان گناہوں پر ایسی توبہ اور انابت الی اللہ نصیب ہوئی کہ تمام دنیا کی توبہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر چند مخلصین سے تخلف عن الجہاد ہوا۔ پھر ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اس کا تذکرہ سورہ توبہ میں ہوا، ﴿ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ﴾ (۲۵) ساتھ ہی اگلی آیت میں مومنین کو تقویٰ اختیار کرنے اور صادقین کی صحبت اختیار کرنے کی ہدایت دے دی گئی۔ ایک مقام پر ارشاد ہوا:

﴿يَوۡمَ لَا يُخۡزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ‌ ۚ نُوۡرُهُمۡ يَسۡعٰى بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَبِاَيۡمَانِهِمۡ﴾ (۲۶)

''جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور جو ان کے ساتھ ہیں، رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دوڑ رہا ہوگا۔"

روزِ محشر بھی یہ صحابہ، نبی ﷺ کے جلو میں ہوں گے۔ رسوائی سے پاک، آمنے سامنے، روشنیوں کے جھرمٹ میں چل رہے ہوں گے۔

مولانا سرفراز خان صفدر نے ایک جگہ لکھا ہے:

"نصوصِ قطعیہ اور احادیث صحیحہ وصریحہ سے ان لغزشوں پر ان حضرات کے لیے معافی اور مغفرت کی بشارتیں موجود ہیں اور جن میں صراحت نہیں، ان میں عموماتِ قطعیہ قرآنیہ اور حدیثیہ کے پیشِ نظر مغفرت اور معافی کی امید قوی، لازم اور ضروری ہے۔ پھر نصوص، قطعیہ اور احادیثِ صریحہ کے مقابلے میں تاریخ کی ان رطب و یابس روایات سے استدلال کرنا، جن میں عموماً کذّاب وضّاع راوی موجود ہوں، نرا ظلمِ صریح ہے۔" (۲۷)

۸۔ ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کے لیے اللہ کی رضا مندی اور جنت کی نوید:

اس کی دلیل یہ آیت ہے:

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (۲۸)

"جن لوگوں نے ایمان میں سبقت کی، مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی، اور جنھوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں، اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔"

مزید ارشاد ہوا:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ﴾ (۲۹)

"آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں بھی اور وہ بھی جس نے میری پیروی کی ہے، بصیرت پر ہیں۔"

مشرکین کے مقابلے میں یہاں بھی متبعین صحابہ کرام ہیں۔ بصیرت ویقین کے ساتھ، حضور کے ہمراہ دعوتِ توحید دے رہے ہیں۔

مزید عزت افزائی ان الفاظ سے کی گئی:

﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى﴾ (۳۰)

"آپ فرما دیں کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔"

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹۔اہلِ بیت سے محبت:

قرآنِ کریم نے اہلِ بیت سے محبت کو ایک دینی تقاضے کے طور پر پیش کیا ہے۔

﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ (۳۰. الف)

''آپ فرمادیجیے۔ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا، مگر محبت رشتہ داری کی۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی ایک کتاب (العقیدۃ الواسطیۃ) میں اہلِ بیتؓ سے محبت کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''اذکرکم الله فی اهل بیتی ، اذکرکم الله فی اهل بیتی.'' (۳۰ ب)

''میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں، اللہ یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ، یاد دلاتا ہوں۔''

حضورؐ کا یہ فرمان اہلِ بیت کی قدر و منزلت، ان کے حقوق کی عظمت اور ان کے علوِ مرتبت کو بیان کرتا ہے۔

الغرض قرآنِ حکیم اور سنتِ رسول کی تعلیمات کو دیکھا جائے تو آل و اصحابِ رسول ﷺ کی درج ذیل صفات کی نشان دہی ہوتی ہے:

۱۔ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے ہیں۔

۲۔ ان کے دلوں میں ایمان نقش بر حجر کی مانند لکھ دیا گیا، وہ تقویٰ کی بات پر قائم رہے، اور وہ اس کے لائق تھے۔ ان کا ایمان دوسروں کے لیے نمونہ ہے، اور اس ایمان پر لب کشائی، منافقت کی علامت۔

۳۔ ان کے لیے مغفرت و بخشش کی بشارت اور عزت کی زندگی ہے۔ ان کے ایمان و عمل کا کوئی ہمسر نہیں۔

۴۔ اللہ، ان سے راضی اور وہ، اللہ سے راضی ہوئے۔

۵۔ دنیا میں اللہ کی خوشنودی کی بشارت اور آخرت میں جنتِ نعیم کی خوشخبریاں ہیں۔

۶۔ ان کا راستہ ہدایت کا راستہ اور ان کے طریقہ سے جدا طریقہ اختیار کرنا، ضلالت و گمراہی میں پڑنے کے مترادف ہے۔

۷۔ ان کے لیے ''صادقون وصادقین'' کے القاب و خطابات ہیں۔

۸۔ وہ آپس میں رحمدل و مہربان اور کافروں کے لیے سخت و شدید تھے۔

۹۔ ان سے ہونے والی فروگذاشتوں و خطاؤں پر دنیا میں ہی ان کی توبہ کی قبولیت کی نوید اور مغفرت کا وعدہ کیا گیا، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے مامون ہوں گے۔

۱۰۔ ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کے لیے اللہ کی رضا مندی اور جنت کی نوید ہے۔

نصوصِ قرآنیہ کی شہادت سے معلوم ہوا کہ وہ کفر و نافرمانی اور فسق و فجور سے گریزاں اور متنفر اور پرہیزگاروں اور راشدون کے سرخیل تھے۔ قطعی عصمت کی گارنٹی نہ ہوتے ہوئے بھی چند نفوس کے سوا سب تقریباً سب گناہ و عصیان سے محفوظ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تھے۔یعنی ہمارے علم میں ان سے گناہ کا صدور بھی نہیں ہوا۔اور جن سے یہ لغزش ہوئی وہ یقیناً تائب اور عادل ہو گئے۔اجتماعی حیثیت سے وہ خطائے اجتہادی سے بھی یقیناً محفوظ ہیں۔یہی وجہ ہے کہ کسی مسئلہ پر ان کا اجماع حجتِ قطعیہ ہے،جس کا منکر کافر ہے۔

۱۰۔احادیث میں مقامِ صحابہؓ واہلِ بیتؓ کا خصوصی تذکرہ:

۱۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"الصحابی کا لنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم" (۳۱)

''میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم نے ان میں سے جس کی بھی اقتداء کی،ہدایت حاصل کی۔''

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی پیروی میں ہی ہدایت ہے۔

۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں کتاب اللہ میں سے ملے تو اس پر عمل (ضروری) ہے۔تم میں سے کسی کے لیے عذر نہیں ہے کہ اسے ترک کرے۔اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنتِ جاریہ (پر عمل کرو)۔اگر میری سنتِ جاریہ میں سے نہ ملے تو میرے صحابہؓ نے جو کہا (اس پر عمل کرو)۔بے شک میرے صحابہ آسمان میں ستاروں کی مانند ہیں۔تم ان میں سے جس سے بھی جو کچھ لیا تم نے ہدایت پائی اور میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔(۳۲) (الف) نیز حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی اس کے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: **لا تسبّوا اصحاب محمدٍ فلمقام احدھم ساعۃ خیرٌ من عبادۃ احدکم عمرہ** (۳۲) (ب) (اصحابِ محمد ﷺ کو گالی نہ دو،ان کا حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک گھڑی ٹھہرنا،تمہاری ساری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے)

۳۔ ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا: **انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی و اشار الی ابی بکر و عمر.** (۳۳) (میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کب تک رہوں تم ان کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں اور آپ نے ابوبکرؓ وعمرؓ کی طرف اشارہ فرمایا)

۴۔ نیز فرمایا: **سترون من بعدی اختلافاً شدیداً فعلیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیّین عضوا علیھا بالنواجذ۔** (۳۴) (تم عنقریب میرے بعد شدید اختلاف دیکھو گے پس تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کی پیروی لازم ہے،اسے مضبوطی سے پکڑ لو) صحابہ کرامؓ،معارفِ نبوت کے معتمد امین تھے۔**ما انا علیہ اصحابی** کے بموجب،معیارِ حق وصداقت تھے۔

آنحضرت ﷺ کے پہلوئے مبارک میں ایک متحرک اور حساس قلب موجود ہے۔آپ کے جاں نثاروں اور دوستوں کی بدگوئی اور برائی کرنے سے یقیناً آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے،جس کی حرمت واضح ہے۔چنانچہ اس ضمن میں آپؐ کے متعدد ارشادات ہیں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۵۔　**لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئاً فانی احب ان اخرج الیکم و انا سلیم الصدر.** (۳۵) (میرے صحابہ کا کوئی فرد دوسرے صحابی کے متعلق نامناسب بات میرے علم میں نہ لائے، کیوں کہ میں چاہتا ہوں کہ صاف دل کے ساتھ تمہارے پاس آیا جایا کروں) اس سے معلوم ہوا کہ کسی صحابی کے متعلق کوئی شکایت خواہ صحیح ہو یا غلط، آپ سننا ہی نہیں چاہتے اور اپنے دل کو اس غبار سے صاف رکھنا چاہتے ہیں۔

۶۔　ایک دفعہ حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ میں کچھ تیز کلامی ہوگئی۔ حضرت خالدؓ نے آنحضور کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، کیوں کہ تم میں سے اگر کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی خدا کی راہ میں خرچ کر دے تو وہ صحابہ کے ایک مُدّ (تین پاؤ) بلکہ اس کی نصف مقدار اناج کے انفاق کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔ (۳۶)

مقامِ غور ہے کہ آپ نے حضرت خالدؓ کو جھٹلایا نہیں اور نہ ہی آپ سے گواہ طلب کیے۔ بلکہ واقعہ کی صحت اور غلطی سے اعراض کرتے ہوئے ایک فیصلہ کن اصولی ہدایت تعلیم فرمائی کہ میرے صحابہ کی شکایت مت کرو اور شکایت کو بدگوئی اور سبّ سے تعبیر فرمایا، جس سے یہ اصول مستنبط ہوا کہ مثالب کے جزوی و تاریخی واقعات سب غلط ہوں یا کچھ صحیح بھی ہوں، ان کو نشر کرنا اور ان کے ذریعے صحابہ پر طعن کرنا، ان کی شکایت کرنا اور دوسروں تک پھیلانا، سب حرام ہے اور سبّ وشتم میں داخل ہے۔

۷۔　**اکرموا صحابی فانهم خیارکم .** (۳۷) (میرے صحابہ کا اکرام کرو کہ وہ چنیدہ لوگ ہیں)

۸۔　**الله الله اصحابی لا تتخذوهم غرضاً من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم و من ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اٰذاهم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذالله ومن اٰذالله یوشک ان یاخذه** (۳۸) (لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ان کو میرے بعد طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنانا، کیوں کہ جس نے ان سے محبت کی، اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے دراصل میرے ساتھ اپنے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا، جس نے انہیں طعن وشتم سے تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا دی (ناراض کیا) اور جس نے اللہ کو ناراض کیا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عنقریب اچک لے گا (اسے عذاب دے گا)

اس حدیث میں آپ نے صحابہ کی شان میں تنقیص، گستاخی اور ان کی عیب جوئی پر بار بار خدا کا خوف دلایا ہے۔ ان کو ہدفِ طعن بنانے سے سختی سے روکا ہے۔ اپنے ساتھ محبت کی نشانی، صحابہ کرامؓ کی محبت کو قرار دیا ہے، اور اپنے ساتھ بغض کی نشانی، ان کے ساتھ بغض کو قرار دیا ہے۔ ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف اور اپنی ایذاء کو اللہ کی ایذاء قرار دیا ہے۔

۹۔　**مامن احدٍ من اصحابی یموت بارضٍ الا بعث قائداً و نوراً لهم یوم القیٰمة** ۔(۳۹) (میرا جو بھی صحابی کسی سرزمین میں فوت اور مدفون ہوگا، وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے لوگوں کے لیے پیشوا اور نور بنا کر اٹھایا جائے گا)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۱۔صحابہ و اہلِ بیتؓ سے آنحضور ﷺ کی محبت:

آنحضورؐ کو اپنے تمام صحابہ، خصوصاً عشرہ مبشرہ، ازواجِ مطہرات، بنات اور اسباط سے بہت محبت تھی۔ آپؐ، اپنی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے نہایت محبت رکھتے تھے اور یہ تمام صحابہؓ کو معلوم تھا۔ چنانچہ لوگ قصداً ہدیے اور تحفے بھیجتے تھے، جس روز حضرت عائشہؓ کے ہاں قیام کی باری ہوتی۔(۴۰) صحابہ کرامؓ بشمول ازواج و بنات سے محبت کے واقعات کتبِ سیرت میں کثرت سے مذکور ہیں۔

سیدنا حسن و حسین، دو ایسے روشن ستاروں کا نام ہے، جو شرفِ صحابیت کے ساتھ ساتھ آنجنابؐ کے نواسے بھی ہیں، ان کے نام بھی ان کے نانا محترمؐ نے خود رکھے تھے۔(۴۱) صرف نام ہی نہیں بلکہ ان کے کان میں اذان کہی اور ان کا عقیقہ بھی کیا۔ سیدنا حسنؓ، رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ تھے۔ ایک صحابی حضرت عقبہؓ کہتے ہیں: رایتُ ابا بکرؓ و حمل الحسنَ وھو یقول: بابی شبیهٌ بالنبی و لیس شبیهٌ بعلیّ، و علیّ یضحک (۴۲) (میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیکھا کہ آپ، حضرت حسن کو اٹھائے ہوئے ہیں، اور فرمارہے ہیں، میرے باپ ان پر فدا ہوں، یہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہیں، حضرت علیؓ سے ان کی شباہت نہیں ملتی، حضرت علیؓ یہ کلمات سن کر مسکرار ہے تھے)

صحیح بخاری میں حضرت ابوبکرؓ کا یہ فرمان موجود ہے: ارقبوا محمداً ﷺ فی اھل بیته۔(۴۳) (نبی کریمؐ (کی خوشنودی) آپؐ کے اہل بیت کے ساتھ محبت و خدمت کے ذریعہ تلاش کرو)

آپ ان سے والہانہ محبت فرماتے تھے۔ یہ آپ کی چاہتوں کے مرکز تھے۔ ان سے محبت و شفقت کا انداز نرالا تھا۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ: رایت النبی ﷺ والحسن علی عاتقه یقول الھم انی احبه فاحبه (۴۴) (میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور حضرت حسنؓ آپ کے کندھے پر تھے اور آپؐ یہ فرمارہے تھے کہ اے اللہ مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت فرما)

مستدرک حاکم میں ہے، سیدنا ابو ھریرہؓ کہتے ہیں:

"رایت رسول اللہ ﷺ وھو حامل الحسین بن علی و ھو یقول اللھم انی احبه فاحبه."(۴۵)
"میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ حسین کو اٹھائے فرمارہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔"

آپ نے یہ بھی فرمایا: حسینٌ منی و انا من الحسین (حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں)، احب اللہ من احب حسیناً (حسین سے محبت کرنے والے سے اللہ محبت فرمائے)، سبطٌ من الاسباط (نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے)(۴۶) سیدنا عمرو بن العاصؓ نے ایک دفعہ سیدنا حسینؓ کو دیکھ کر فرمایا: رای الحسین فقال ھذا احب اھل الارض الی اھل السماء الیوم (۴۷) حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر اور حضرت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حسنؓ کو دوسری ران پر بٹھا کر چمٹاتے، پھر کہتے، اے اللہ۔ میں ان پر رحم کرتا ہوں، تو بھی ان پر رحم فرما۔ (۴۸) ایک دفعہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے اور حسنینِ کریمین، کھیلتے کودتے آپ کی پشت پر بیٹھ جاتے تھے، صحابہ کرام نے دونوں کو ہٹانے کی کوشش کی، جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا، ان کو چھوڑ دو، میرے ماں باپ قربان جائیں، جو مجھ سے محبت رکھتا ہے، وہ دونوں سے ضرور محبت رکھے۔ (۴۹)

الغرض یہ کہ نبیﷺ نے اپنی آل خصوصاً حسنینِ کریمین سے محبت کرنے کا حکم دیا، ان سے نفرت کرنے والے سے خود نفرت فرمائی، انہیں جنتی نوجوانوں کا سردار قرار دیا، ان سے بغض رکھنے والوں کو جہنمی قرار دیا۔ فلہٰذا اہلِ بیت سے محبت جزوِ ایمان ہے اور ان کی محبت میں غلو، تباہیِ ایمان ہے۔

۱۲۔ حدیثِ دُرود:

امتِ محمدیہ کو جو درود سکھایا گیا ہے، اس میں بھی آلِ رسول کی عظمتِ شان نمایاں ہے۔ **اللھم صل علی محمدٍ وعلی آل محمدٍ**...(۵۰)

۱۳۔ صحابہؓ واہلِ بیتؓ کے اپنے کردار و عمل سے استشہاد:

آنحضرتؐ کی صحبتِ طیبہ اور تزکیہ وتربیت نے صحابہ کرامؓ میں بارش کی طرح متعدد اثرات وصفات پیدا کیں۔ چنانچہ شخصی طور پر ایک ایک صحابی کی زندگی پر نگاہ ڈالی جائے تو اس میں کوئی نہ کوئی امتیازی وصف ضرور نظر آئے گا۔ آپ کے یارِ غار و مزار حضرت ابوبکرؓ، اگر صدیقین کے امام اور عتیق ہیں تو حضرت عمرؓ عادلوں کے سرتاج اور فاروقِ اعظم ہیں۔ حضرت عثمانؓ، سب امت سے بڑھ کر سخی، حیادار اور ذوالنورین سے ملقب ہیں، تو حضرت علیؓ شجاعت وقضاء میں ضرب المثل ہیں۔ حضرت زبیر بن عوامؓ حواری رسولؐ سے مشرف ہیں، تو حضرت طلحہؓ آپ کے محافظ اور پاسبانی میں ممتاز ہیں۔ سعد بن ابی وقاصؓ، اسلام کے پہلے تیرانداز، شہسوارِ اسلام اور فاتح کسریٰ ہیں، تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ امانت دار تاجروں میں سے ہو کر آپ کے مصاحبِ خاص ہیں۔ فاتح شام حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اس امت کے امین سے ملقب ہیں تو عشرہ مبشرہ کی ایک اور شخصیت سعید بن زیدؓ تقویٰ وعبادت میں عالی مقام ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت مقداد بن اسودؓ کی جنت مشتاق ہے، تو حضرت حسنؓ وحسینؓ، نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں اور حضرت بلالؓ جنت میں چہل قدمی کرنے والے اور مؤذنِ رسول ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اللہ کی ننگی تلوار اور فاتحِ اسلام ہیں تو فاتحِ مصر حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت امیر معاویہؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، اور زیاد بن ابی سفیانؓ تدبیر وسیاست میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

حضرات ابوالدرداءؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ، زہاد اور متقیوں کے امام ہیں تو عمِ رسول حضرت حمزہؓ سید الشہداء ہیں۔ حضرات عمار بن یاسرؓ، خباب بن ارتؓ، اور صہیب رومیؓ اسلام کی راہ میں اذیتیں اٹھانے والے مشہور ہیں تو حضرات ابوہریرہؓ، انسؓ، ابوسعید خدریؓ، ام المومنین عائشہؓ، اور عبداللہ بن عمرؓ وغیرھم رواۃِ حدیث اور مبلغین دین وشریعت میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صفِ اول میں ہیں۔

خلفاءِ اربعہ، عبادلہ اربعہ، ابوموسیٰ اشعریؓ، و معاذ بن جبلؓ علماء و فقہاء کے امام ہیں تو ابن عباسؓ حبرِ امت اور ترجمان القرآن ہیں۔ عام صحابہ کرامؓ نے دعوتِ دین کی خاطر دشت و جبل کی خاک چھانی ہے تو اہلِ بیتؓ نبوی، امہات المومنینؓ نے اپنے گھروں میں درس گاہیں کھول کر دین کے ایک تہائی حصہ کی امت کو تعلیم دی ہے۔

غرض یہ کہ ہر ایک صحابیؓ، جو صحابیت کے شرف سے سرفراز ہے، غیر صحابی سے، چاہے وہ کتنا ہی زاہد و متقی کیوں نہ ہو، بدر جہا افضل و اشرف ہے۔ ان حضرات کو نیک اعمال اور نصرت و معیتِ نبویؐ کی وجہ سے بار بار جنتِ نعیم اور رضوانِ خداوندی کا تمغہ ملا ہے، وہیں انہیں مغفرت و عفو کی بار بار خبر دے کر معافی کا پروانہ بھی عطا کیا گیا ہے۔

قال علیؓ الله الله فی اصحاب نبیکم ﷺ فانه اوصی بهم. (۵۱)

”سیدنا علیؓ فرماتے ہیں۔ اپنے نبی ﷺ کے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، اللہ سے ڈرتے رہنا کیوں کہ آپ نے ان کے حفظِ حقوق کی وصیت فرمائی ہے۔“

صحابہ کرامؓ پر حضور ﷺ کی تنقید کی حکایت بھی اکابر صحابہ کے ہاں ممنوع تھی، چنانچہ سنن ابوداؤ میں ہے کہ عہدِ فاروقی میں حضرت حذیفہؓ اور حضرت سلمانؓ مدائن میں عہدوں پر فائز تھے۔ حضرت حذیفہؓ اپنے احباب کی مجلس میں ایسی باتیں سناتے جو کبھی غصہ میں حضور نے اپنے بعض صحابہ کو سے کہیں۔ حضرت سلمانؓ کو ان کا پتہ چلتا، وہ اس کو ناپسند کرتے، اور تصدیق نہ کرتے تھے۔ حضرت حذیفہ نے شکایت کی کہ آپ میری روایت عن الرسول کی تصدیق نہیں کرتے تو حضرت سلمان نے فرمایا کہ حضورؐ کبھی غصہ سے صحابہؓ سے بولتے تو کبھی خوش بھی ہو جاتے تھے، کیا آپ اس سے باز نہ آئیں گے کہ کچھ صحابہ کے متعلق بغض اور کچھ کے متعلق محبت لوگوں میں پیدا کر کے اختلاف اور فرقہ بندی ڈالیں۔ حالاں کہ میں نے حضور کا خطبہ سنا ہے کہ ”میری امت کے جس آدمی کو میں نے برا بھلا کہا یا غصہ میں لعنت کی تو میں بھی آدم کا بیٹا ہوں، ان کی طرح مجھے غصہ آتا ہے، اے اللہ تو نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا تو قیامت کے دن اس بدگوئی کو ان کے حق میں رحمت بنا دے۔ خدا کی قسم حذیفہ اگر اب تم باز نہ آئے تو میں عمرؓ کو شکایت لکھوں گا۔ (۵۲)

تابعین و بزرگانِ امت کے فرامین:

حضرات صحابہ کرامؓ پر تنقید، ان کی عیب جوئی اور اس کی شکایت کا یہ رویہ عہدِ صحابہ سے لے کر آج تک، امتِ مسلمہ کے اس اجماعی عقیدہ کے خلاف ہے کہ، سب صحابہ کا ذکر بھلائی سے کرنا واجب ہے، ان پر طعن و تشنیع حرام ہے۔ مولانا عبدالعزیز پڑہاروی لکھتے ہیں: سلف سے لے کر خلف تک تمام علمائے اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ اجماع چلا آ رہا ہے کہ سب صحابہ کرامؓ کا ذکر صرف اچھائی سے کرنا واجب ہے، اور تمام اہل السنۃ والجماعۃ اس پر متفق ہیں کہ مشاجرات کی بعض ثابت روایات کی بھی تاویل کی جائے تا کہ عوام وسوسہ اور شکوک سے محفوظ رہیں اور جو قابلِ تاویل نہ ہوں تو وہ مردود ہیں، کیوں کہ صحابہ کرامؓ کی فضیلت،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حسنِ سیرت، اتباعِ حق نصوصِ قطعیہ اور اہلِ حق کے اجماع سے ثابت ہے تو اخبارِ احاد خصوصاً متعصب افترا پرداز روافض کی روایات اس کا کیسے مقابلہ کرسکتی ہیں۔(۵۴)

ابن دقیق العید اپنی کتاب ''العقیدہ'' میں رقم طراز ہیں:

''صحابہ کرامؓ کے آپس میں جو اختلافات منقول ہیں، ان کا ایک حصہ بالکل جھوٹ اور باطل ہے، جو قابلِ توجہ ہی نہیں۔ اور جو کچھ صحیح ہے، اس کی ہم بہتر تاویل ہی کریں گے کیوں کہ رب تعالیٰ کی جانب سے ان کی تعریف مقدم ہے اور مابعد کا منقول کلام قابلِ تاویل ہے۔ مشکوک اور موہوم چیز ثابت شدہ اور یقینی چیز کو باطل نہیں کرسکتی۔ یہ عقیدہ محفوظ کرلو۔'' (۵۵)

شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ: ہم نہایت ہی تلاش اور تتبع سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ تمام صحابہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ حضورؐ کی طرف خلافِ واقع بات منسوب کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور وہ اس بات سے بہت احتراز کرتے تھے۔(۵۶)

عقلی دلائل:

اصحابِ انبیاءؑ کی باقی امت پر فضیلت کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ کسی نبی کی بعثت کے وقت اس کی جمیع امت اس کے سامنے یا روئے زمین پر موجود نہیں ہوتی۔ اس لیے جو لوگ اس نبی پر اولاً ایمان لاتے ہیں، اور آپ کے ساتھ دعوتی میدان میں جانی و مالی قربانیاں دیتے ہیں، تو نبی ءِ وقت اپنے ان اصحاب واہلِ ایمان کا ہر قسم کی روحانی واخلاقی برائیوں سے تزکیہ نفس فرماتا ہے اور انہیں تعلیم وتربیت دے کر آئندہ نسلوں اور بقایا امت کے لیے دین الٰہی کا مبلغ اور معلم تیار کرکے دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے نبی کی امانت یعنی تعلیماتِ ربانی کو بلاکم وبیش باقی امت تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح یہ حضرات اپنے نبی اور اس کی بقیہ امت کے درمیان تبلیغِ دین کا اہم واسطہ اور مضبوط کڑی ہوتے ہیں۔ امت کے ذمے لازم ہوتا ہے کہ وہ ان پر اعتماد کرکے ان کی بات غور سے سنے اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر راہِ ہدایت پر مستقیم رہے۔ اگر امت ان سے اعتبار اٹھالے یا تعلیماتِ نبویؐ کے ان اولین راویوں پر نقد وجرح شروع کردے تو وہ امت اپنے نبی کی تعلیمات ہرگز حاصل نہ کرسکے گی۔ بلکہ اس امت کے دین کی ساری عمارت، بنیاد ہی سے منہدم ہوجائے گی اور وہ کبھی بھی اصحابِ نبی پر بداعتمادی اور ان کی عدالت و ثقاہت پر نقد وجرح کی وجہ سے راہِ حق نہیں پاسکتی۔

صحابہ کرامؓ سے حسنِ عقیدت رکھنا اور ان پر طعن وتنقید سے روکنا واجب ہے۔ اس لیے کہ حضورﷺ نے خطہ عرب میں انہی صحابہ کرامؓ کو کتاب وحکمت کی تعلیم وتربیت دے کر اور تزکیہ نفس کرکے تمام دنیا اور آنے والی نسلوں کے لیے مبلغ تیار کیا اور انہوں نے ہی وحی ربانی اور تعلیماتِ نبویؐ کو تمام دنیا میں پھیلایا۔ وہ قرآن وحدیث کی صداقت کے عینی گواہ اور اوّل راوی ہیں۔ اگر ان کی عدالت مشکوک وغیر معتبر ہو یا ان کی عدالت مشکوک وغیر معتبر ہو یا ان پر طعن وتشنیع کا دروازہ کھولا جائے تو یقیناً اس کی لپیٹ میں سارا دینِ اسلام آجائے گا، کیوں کہ وہ اوّلین گواہوں اور اصل رواۃ کی مجروحیت کی وجہ سے مجروح اور ناقابلِ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اعتراض ٹھہرے گا۔محدث جوینیؒ اور اکابر محدثین نے یہی بات بیان کی ہے۔(۵۷)

مزید مثال ملاحظہ ہو کہ ایک عارفِ ربانی کامل مرشد کے لاکھوں مریدین ہوں جس نے مدتِ دراز تک ان کا تزکیہ نفس کرکے ہر قسم کے روحانی امراض اور رذیل خصائل سے پاک کیا ہو مگر ان لاکھوں میں سے اپنے خاندان کے دو چار افراد کے سوا سب کو ہی خودغرض، دنیا کے حریص اور برائیوں کے دلدادہ تصور کیا جائے تو یہ دراصل عارفِ ربانی کی سب محنت اور تزکیہ نفس پر پانی پھیرنا اور اسے نااہل ثابت کرنا ہے۔خالقِ انسانیت نے تمام عالم کی ہدایت واصلاح کے لیے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا۔چند افراد کے علاوہ باقی تمام کو ناقابلِ قبول ٹھہرانا، دراصل معلمِ انسانیت کو نعوذ باللہ ناقابل ٹھہرانے کے مترادف ہے۔

اہلِ بیت وصحابہ کرامؓ کی دینی حیثیت اور امتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں:

اس ضمن میں چند نکات حسب ذیل ہیں:

ا۔اہلِ بیت وصحابہؓ سے محبت ومودت اور ان کا احترام وتعظیم:

صحابہؓ کے احسانات وخدمات کا تقاضا ہے کہ ان سے محبت کی جائے، ان کا احترام واکرام ملحوظ رکھا جائے۔ان کی تعظیم و تکریم کو قلب وروح میں جاگزیں کیا جائے۔ان کے بارے میں قیل وقال سے احتراز کیا جائے۔ان کے مقامِ رفیع کے بارے میں شکوک وشبہات کو دل میں جگہ نہ دی جائے۔ان کے اسوہ وتعامل کو اپنے لیے نمونہ سمجھا جائے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کا وقتِ ارتحال قریب آیا تو صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ ہمیں کوئی نصیحت کیجیے، تو آپ نے فرمایا میں تمہیں سابقین اولین مہاجرین (اور انصار) کے بارے میں اور ان کے بعد ان کے بیٹوں کے بارے میں حسنِ سلوک (اور رعایتِ آداب) کی وصیت کرتا ہوں اگر تم ایسا نہ کروگے تو تمہارے فرائض ونوافل قبول نہ ہوں گے۔(۵۸)

۲۔اہلِ بیت وصحابہؓ کی عزت وآبرو کا تحفظ:

اگر کوئی ان کی عزت وآبرو کے درپے ہو تو ان کی عزت وآبرو کا دفاع کیا جائے۔قول وفعل اور کسی بھی ذریعے سے ان کے حقوق کی پامالی سے اجتناب کیا جائے اور دوسروں کو بھی اس سے روکا جائے اور اسے ایک دینی فریضہ سمجھا جائے۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا: جب علم نجوم کا ذکر ہو تو تصدیق سے رک جانا اور جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو بدگوئی سے رک جانا۔(۵۹)

صحابہؓ کی کے بارے میں بدگوئی آنحضور ﷺ کی نظر میں قبیح ترین افعال میں سے ہے۔آپ نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو ان کو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔(۶۰)

ایک اور روایت میں ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

" من سبّ اصحابی فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین" (۶۱)

''جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔''

اس مضمون کی متعدد روایات ہیں۔اسی طرح آنحضورﷺ نے اپنے اہلِ بیت سے محبت ومودت کی تعلیم دی ہے۔ صحابہ واہلِ بیت سے محبت میں اعتدال ومیانہ روی کا دامن تھاما جائے،اوران کی بے توقیری سے اپنے دامنِ ایمان کا داغدار نہ کیا جائے۔

۳۔جھوٹے الزامات ودروغ گوئیوں کا ازالہ:

ان کی طرف منسوب جھوٹے الزامات،دروغ گوئی کے ذریعے ان پر لگائی گئی تہمتوں کا ازالہ کیا جائے،اوران کی ذات کومزکی ومصفی بنا کر حقیقت کے آئینے میں پیش کیا جائے۔مزید یہ کہ جوان کی شان میں غلو کرے،ان کے بارے میں افراط و تفریط کا شکار ہو،اس کی بھی تردید کی جائے اوراسے گمراہی سے بچایا جائے۔اس لیے کہ اہلِ بیت وصحابہ کوان کی شان سے بڑھانا،اس میں غلو کرنا بھی ان کوایذا دینے کے مترادف ہے۔لہٰذا اس معاملے میں حق گوئی سے کام لیا جائے۔

۴۔صلوٰۃ وسلام بھیجنا:

ایک حق یہ کہ مختلف اوقات میں ان پر درود وسلام بھیجنا،امت کے لیے مشروع قرار دیا گیا ہے۔جیسے ارشاد ہوا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (۶۲)

''اہلِ سنت والجماعت کا طریقہ ہے کہ وہ آنحضورﷺ پر درود بھیجتے ہوئے،آپ کے آل واصحاب کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔اسی کی انہیں تعلیم دی گئی ہے۔(صلی اللہ علیہ وعلی وسلم)۔''

۵۔اہلِ بیت وصحابہؓ کے عمل کی اتباع:

صحابہؓ کا تذکرہ ایک 'اسوہ' اور 'نمونہ' کے طور پر بھی ہمارے ہاں ہوتا ضرور ہے،اوراقتدائے صحابہ کی تاکیدیں بھی ہوتی ہیں۔تاہم بیشتر تلقینیں صحابہؓ جیسا 'سیرت وکردار' اپنانے کے حوالے سے مخصوص ہوتی ہیں۔تاہم اصولِ دین یہ ہے کہ عقائد، اعمال،تزکیہ نفس کے لیے اختیار کردہ طریقے،شریعت (وطریقت)،اوراصول ومبادی وغیرہ امہات المسائل میں فہمِ صحابہ کو ہی معیار بنایا جائے۔صحابہؓ کے بعد ظاہر ہونے والے محدثات امور کو بدعت جان کران سے احتراز اور ممانعت کی جائے،خواہ وہ کتنے ہی بڑے بڑے بزرگوں کے ہاں ہی کیوں نہ پائے جائیں۔کتاب وسنت کے معانی اور مفہومات اوراصولِ استدلال کی بابت اصل کسوٹی،صحابہؓ ہی ہیں۔تعبیر دین کے حوالے سے 'اصحابِ رسول اللہ' کا فہم ہی معتبر ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی مشہور حدیث ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا: میری عمر تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ،ایک جماعت کے سوا سب جہنم میں جائیں گے،صحابہ کرامؓ نے کہا،اے اللہ کے رسول وہ کون سی جماعت ہے،آپ نے فرمایا۔وہ اس راستے کی پیروکار جماعت ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔(۶۳)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

☆ علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین،تمسکوا بھا و عضوا علیھا باالنواجذ...(۶۴)(تم پرمیری اورمیرے ہدایت یافتہ خلفاء کی پیروی لازم ہے،ان کوخوب تھام لو بلکہ داڑھوں سے مضبوطی سے تھام لو)

صحابہ کا فہمِ دین معیارِحق ہے،مختلف فیہ مسائل میں ان کے مقابل کسی قول کی کوئی حیثیت نہیں۔دین کے فہم وتفسیر کی پوری عمارت، مدرسۂ صحابہ کو بنیاد مان کرآگے چلتی ہے۔تئیس سال کی محنت سے مبعوثِ خداوندیؐ نے قیامت تک کی انسانی ضروریات کے پیشِ نظر،ان عظیم نفوسؓ کی ایک عظیم تعداد کوربع صدی تک رات دن کی ٹریننگ دے کر،اوراپنی نگرانی میں کچھ خاص مراحل سے گزار کران کووحی کے فہم اوراستیعاب کے قابل بنایااوراپنی تیارکردہ اس خصوصی جمعیت کوبعد کی نسلوں کے لیے ایک''فاؤنڈیشن'' کی صورت دے گئے۔وحی کے ساتھ تعامل کے معاملہ میں اب جو پیمانے آگے چلیں گے،اس کو بنیاد بنا کر چلیں گے۔

۶۔اہلِ بیت کا مالِ غنیمت میں پانچواں حصہ:

اہلِ بیت کا ایک حق یہ کہ قرآنِ حکیم کی ہدایت کے مطابق،مالِ غنیمت میں پانچواں حصہ ان کودیا جائے۔(۶۵)

۷۔زکوٰۃ وصدقہ کی حرمت:

اہلِ بیت کاایک حق یہ ہے کہ ان کوصدقہ وخیرات دینایاان کاصدقہ وخیرات لیناجائزنہیں ہے۔

صحابہؓ کی تعظیم میں امت کا اہتمام:

ہردورمیں دینی،اخلاقی اورشرعی تقاضوں کےتحت''اکرامِ صحابہؓ'' کےعقیدے کاتحفظ کیا گیاہے،اوران کی عزت و تکریم کوواجب قرار دے کرخلاف ورزی کرنے والے کوسزا دی گئی ہے۔امت کے اجلہ علماء نے طاعنین کے جوابات دیئے۔ہرطرح ان کی عزت کے بقاء وتحفظ کی خاطر جہاد جاری رکھا اوراسی کاانہیں حکم تھا۔چنانچہ خطیب بغدادی نے''الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع''میں مرفوعاًروایت کی ہے کہ آنحضورﷺ نےفرمایا:

> ''جب فتنے ظاہر ہوجائیں یایہ کہا کہ جب بدعتیں ظاہرہوجائیں اورمیرے صحابہ پرطعن وتشنیع کی جائے توعالم پرفرض ہے کہ اپناعلم ظاہرکرےاورجس نے ایسانہ کیا تواس پراللہ تعالیٰ کی،اس کےفرشتوں کی اورتمام لوگوں کی لعنت ہو،اللہ تعالیٰ اس کی کسی قسم کی فرضی اورنفلی عبادت قبول نہ کرے گا۔'' (۶۶)

صحابہؓ سے محبت وتعظیم کے ساتھ ساتھ ان کے اقوال وتعامل کوشریعت کے اہم ماخذ کی حیثیت دی گئی۔

اہلِ بیت سے محبت وتعظیم کے شواہد:

صحابہ کرامؓ،خاندانِ رسولؐ کاخصوصی احترام کرتے تھے۔خلیفہ رسول سیدنا ابوبکرصدیقؓ اورحضرت عمرفاروقؓ،جب عمِّ رسول سیدنا عباسؓ بن عبدالمطلب کو دیکھتے تو احتراماً اپنی سواریوں سے نیچے اتر پڑتے تھے۔سیدنا عمرفاروقؓ نے اپنے دورِ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خلافت میں صحابہ کرام کے عطیات مقرر کیے تو اپنے سیکرٹری سے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت رسولِ اکرم ﷺ کے خاندان کے افراد کے نام لکھواوران میں آپ کی بیویوں کے بعد بنی عبد مناف کے نام لکھواوران میں سے پہلے حضرت علیؓ اور پھر حسنؓ و حسینؓ کے نام لکھو۔ چنانچہ آپؓ نے سیدنا علی المرتضیٰؓ کے لیے پانچ ہزار، سیدنا حسن کے لیے چار ہزار اور سیدنا حسین کے لیے تین ہزار دینار مقرر کیے۔

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حضرت حسن بن علیؓ سے ملاقات ہوئی، ابو ہریرہؓ نے حسن بن علیؓ کو مخاطب کر کے کہا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے بطن مبارک کو بوسہ دیا ہے، لہٰذا میں آپ کو درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم اپنے بطن مبارک کا وہ حصہ کھول دیں جس حصہ پر اللہ کے رسول نے بوسہ دیا تھا تا کہ میں بھی اسے چومنے کی سعادت حاصل کرسکوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے وہ حصہ کھولا اور حضرت ابو ہریرہ نے بوسہ لیا۔[۵۳] صحابہ کرامؓ، اہلِ بیت کی عظمت کے پیشِ نظر، دل و جان سے ان کا احترام کرتے تھے اور ان کا حق پہچانتے تھے اور ان سے تعلق جوڑنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

اہل بیت اور صحابہؓ کی تاریخ کے مطالعہ کا اسلوب اور اس سلسلے میں شبہات کی تردید کے اصول وضوابط:

۱۔ اہلِ بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں گفتگو کرتے وقت قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی ﷺ کے منہج اور اسلوب کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ روایت کے صحیح ہونے کا اہتمام کیا جائے، اس میں تساہل نہ برتا جائے۔ تاریخِ اسلامی کے قابلِ اعتماد اور نا قابلِ اعتماد مصادر کا علم ہونا چاہیے۔ حدیث کی طرح اہلِ بیت واصحابِ رسول کی تاریخ بھی ہمارا دین ہے، ان کے بارے میں بھی تحقیق و تفتیش کا وہی معیار ملحوظ رکھا جائے جو حدیث و سیرت کے واقعات کے بارے میں ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

۲۔ بعض کتب میں ضعیف روایات و آثار کثرت سے موجود ہیں، یہ جھوٹ و افتراء ہیں، انہیں موضوع سمجھتے ہوئے قطعاً نظر انداز کر دیا جائے۔ سنداً باطل اور متناً منکر روایات کی حامل کتب کے بارے میں چوکنا رہا جائے۔ اسی طرح ان کے فضائل میں گھڑی گئی موضوع روایات سے بھی اجتناب کیا جائے، کہ انہیں اپنی رفعتِ شان کے لیے ان روایات کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ اہلِ بیت و اصحابِ کرام کے فضائل و محاسن پر مشتمل روایات کو جھوٹوں اور الٹ پھیر کرنے والوں نے، ان کے عیوب اور مذمتوں میں بدل دیا ہے۔ ان تعبیرات و باطل تاویلات سے چوکنا و ہوشیار رہا جائے۔

۴۔ واقعہ و روایت کی اصل تو صحیح ہو لیکن اس میں مطاعن و مثالبِ صحابہ کے حوالے سے کچھ من گھڑت اور جھوٹی باتیں شامل کر دی جائیں جیسے سقیفہ بنی ساعدہ کا واقعہ۔ اس سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

۵۔ صحابی سے بعض غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں، ضرورت ہے کہ ان کا صحیح پس منظر سامنے رکھتے ہوئے اس عمل کے خاتمہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بالخیر کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے۔خود غرض لوگ ان غلطیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان روایات میں سے صرف ان ہی چیزوں کو قبول کریں ،جن کی نسبت صحابہ کرامؓ کی طرف صحیح ہو۔ان کی قدر و قیمت میں غلو یا تنقیص نہ ہو۔حقائق کو خوش آمدید کہنا چاہیے اگر چہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، جھوٹ، خرافات ،من گھڑت کہانیوں اور مسابقہ آرائیوں سے پناہ مانگنی چاہیئے ، چاہے اس کے مصادر کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔

۶۔ اہل بیت کے بلند مقام کی وجہ سے بعض دشمنان اسلام نے ان کے فضائل میں حدیثیں گھڑیں۔ان موضوعات، روایات وآثار سے چوکنا رہا جائے۔

۷۔ اہل بیت کے حق میں فضائل ثابت کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہی صرف ان فضائل کے حق دار ہیں اور یہ فضائل انھی کے ساتھ مخصوص ہیں، کسی شرف سے تخصیص کا مطلب دوسرے سے اس خاصیت کی نفی نہیں ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض آل بیتؓ کے ایسے امتیازات ہیں جن میں ان کا کوئی شریک نہیں، اسی طرح بعض صحابہؓ کی کئی خصوصیات ہیں، جن میں ان کا کوئی سہیم نہیں۔

۸۔ یہ بات بھی ذہن نشین رکھی جائے کہ وہ بشر تھے اور ان سے غلطی بھی ہو سکتی تھی ،انہیں علم الغیب اور اس طرح کی دوسری الوہی صفات میں شریک نہ کیا جائے۔

۹۔ اہلِ بیت وصحابہ کرامؓ کے دل ایک ہی کلمے پر جمع تھے۔وہ آپس میں بریشم کی طرح نرم تھے۔ان کو حریف ودشمن دکھانے والی روایتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ ایک شاعر نے سچ کہا ہے:

حب الصحابة و القرابة سنةٌ.القى بها ربى اذ احيانى ؛ فئتان عقدهما شريعة احمدٍ. بابى و امى ذالك الفئتان

’’(صحابہ اور نبیﷺ کے رشتہ داروں کی محبت سنت ہے میرے پروردگار نے یہ محبت اس وقت ڈال دی تھی جب اس نے مجھے پیدا کیا؛ یہ ایسی دو جماعتیں ہیں جن میں باہمی تعلق اور ربط ،احمدﷺ کی شریعت ہے،ان دو جماعتوں پر میرے ماں باپ قربان۔‘‘

فئتان سالكان فى سبل الهدى. و هما بدين الله قائمتان ؛ فكانما آل النبى و صحبه. روحٌ يضم جميعهما جسدان

’’یہ دونوں ہدایت کے راستے پر گامزن ہیں،اور یہ دونوں اللہ کے دین کے لیے دو،ستون اور پایوں کی طرح ہیں؛اہلِ بیت وصحابہ گویا،دو قالب ایک جان ہیں۔‘‘

نتیجہ بحث:

اہلِ بیتؓ وصحابہ کرامؓ کے مقام رفیع پر قرآن کی متعدد آیات، احادیث، اقوال وآثار، اور خود صحابہ واہل بیت کے احوالِ سیرت وصفاتِ کردار، شاہد وعادل ہیں۔قرآنِ حکیم نے جابجا ان کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ان کو اپنی دائمی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رضامندی سے نوازا ہے اور قطعی جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ ان کے ایمان، ہجرت، نصرتِ دین، غزوات میں شرکت، شہادت، انفاق فی سبیل اللہ، شعائرِ اسلام کی پابندی، وغیرہا ہر کام کی علت اپنی رضاجوئی بتایا ہے۔ ان کے مقام ومرتبہ کی اہمیت وفضیلت اور شرف وسعادت کا اولین واہم ترین سبب یہی ہے کہ وہ ہادیِ عالمؐ کے تربیت یافتہ وفیض یافتہ تھے۔ اس مقدس جماعت کے ہر ایک فرد کو اپنی حیات کا کچھ حصہ، کچھ دن، یا چند لمحات، فخرِ کائناتؐ کی خدمت اور زیارت وصحبت کے میسر آئے۔ یہی کمال اور اختصاص، ان کے مرتبۂ عالی کا نہ صرف سبب ہے، بلکہ نتیجہ بھی۔ قرآن کی آیات میں ان کے بیان کردہ مقام ومرتبہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ انہیں دستِ قدرت نے حقوقِ مصطفیٰؐ کی پاسداری کے لیے ہی بنایا وسنوارا، اور رسولِ اعظمؐ نے اپنی صحبت سے ان صفات کا مرقع بنایا۔ ان کے حقوق کا تذکرہ دراصل، حقوقِ مصطفیٰؐ کا تذکرہ ہے۔ صحابہ واہل بیت، منسوباتِ رسولؐ ہیں۔ ان کی صفات، صفاتِ نبویؐ ہی کا پرتو وعکس ہیں۔ ان کے مرتبہ ومقام کا اقرار واظہار اور ان کے تعامل سے ضوفشانی کے ذریعے معاشرے کی اصلاح واستحکام کی تدابیر عمل میں لائی جاسکتی ہیں۔ ان سے متعلق شبہات کا ازالہ، فی الاصل ذاتِ نبویؐ سے شبہات کے ازالے کے مترادف ہے۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے صحابہ واہلِ بیت کی عزت وتکریم کے بارے میں حمیتِ دینی کو بروئے کار لایا جائے، ان سے شبہات واعتراضات کو رفع کیا جائے۔ نیز اس 'خیر القرون' کو 'فہمِ دین کے معیار' کے طور پر لیا جائے۔ ان کے ایمانی مراتب، دین وبانیِ دینؐ کے لیے ان کی لازوال وبے مثال قربانیوں کے اعتراف کے لیے، 'دین میں ان کے مقام و مرتبہ' کو علمی سیمینارز اور کانفرنسز کا عنوان بنایا جائے۔ اس عمل کو دینی، علمی اور معاشرتی ضرورت سمجھا جائے۔

اللھم انا نسئلک ان تجمعنا بالحبیب ﷺ واصحابه و اھلِ بیته و ازواجه فی جنات النعیم و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱. النووی، شرف الدین: التقریب والتیسیر، باب معرفة الصحابة، ۱ / ۲۱؛ عسقلانی، ابن حجر: فتح الباری، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل اصحاب النبی ﷺ، دارالفکر، بیروت، ۷/ ۳؛ الجزری، ابن الاثیر: جامع الاصول من احادیث الرسول، مکتبه دارالبیان، بیروت، ۱۹۷۲ء، الباب الثالث،فی ذکر العشرة من الصحابة، ۱۲/ ۱۱۸

۲. ابن العربی، احکام القرآن،دارالکتب العلمیة، بیروت، ۳/ ۶۲۳

۳. الاحزاب: ۳۴

۴. الشوری: ۲۳

۵. مسلم: الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی ابن ابی طالب، رقم ۴۴۲۵

۶. آل عمران : ۱۱۰

۷. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۳۳۷۷

۸. مسلم: الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابه، باب فضل الصحابة عنهم، رقم ۴۶۰۴

۹. النسائی: السنن الکبری،دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۹۹۱ء، ۵/ ۳۳۸

۱۰. ان الله نظر فی قلوب العباد.... الی آخر الحدیث. طبرانی: المعجم الکبیر، ۸/ ۱۲، رقم ۸۵۰۴؛ الطیالسی، المسند، ما اسند عبدالله بن مسعود، رقم ۲۴۶، دارالمعرفة، بیروت، ۱/ ۳۳

۱۱. الانفال: ۶۴

۱۱(ب)۔مفتی محمد شفیع: معارف القرآن، ادارة المعارف کراچی، ۲۰۱۱، ۴/ ۲۷۹

۱۲۔(الف)البینة: ۸

۱۲۔(ب)۔محمدرسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من الله و رضواناً سیماهم فی وجوههم من اثر السجود..الخ

۱۳. الحجرات: ۷

۱۴. البقرة: ۱۴۳

۱۵. الشاطبی: الموافقات، دارابن عفان، مصر، ۱۹۹۷ء، ۴ / ۷۴

۱۶. آلِ عمران: ۱۰۱

۱۷. ابن القیم: اعلام الموقعین ۴/ ۱۳۴

۱۷(ب). البقرة: ۱۳۷

۱۸. الواقعه: ۱۰، ۱۲

۱۹. الفتح: ۱۸

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۰. (الف)الانفال: ۷۴ ۲۰. (ب) الحدید: ۱۰

۲۱. التوبة: ۱۱۹ ۲۲(الف). الحشر: ۸

۲۲(ب). المجادلة: ۲۲ ۲۳. الفتح: ۲۹

۲۴. التوبة: ۸۸ ۲۵. التوبة: ۱۱۸

۲۶۔ التحریم: ۸

۲۷. سرفراز خان صفدر: (تعارف کتاب فضائل صحابہ کرام از مہر محمد میانوالوی)، مکتبہ عثمانیہ، گوجرانوالہ۔۱۹۸۱ء، ص۶

۲۸. التوبة: ۱۰۰ ۲۹. یوسف: ۱۰۸

۳۰. سورة النمل: ۵۹ ۳۰. الف. الشوریٰ: ۲۳

۳۰ ب. مسلم: الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی ابن ابی طالب، رقم ۴۴۲۵

۳۱. ابن عبدالبر: جامع بیان العلم و فضله، ۲/ ۹۲۵

۳۲(الف). بغدادی، خطیب: الکفایة فی علم الروایة، ص ۴۸

۳۲. (ب)شرح عقیده طحاویه: ص ۵۳۲

۳۳. ابن ماجه: السنن، باب فی فضل ابی بکر الصدیق، رقم: ۹۴، ۱/ ۳۸

۳۴. ابن ماجه: السنن، باب اتباع سنة الخلفاء الاشدین، رقم: ۴۲، ۱/ ۳۸

۳۵. ابوداود: السنن، کتاب الادب، باب فی رفع الحدیث من المجلس، رقم: ۴۲۱۸

۳۶. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب قول النبی لو کنت متخذاً خلیلا، رقم: ۳۳۹۷

۳۷. تبریزی، خطیب: مشکوٰة، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہؓ، (ملا علی قاری: مرقاة، ۱۷/ ۳۰۹)

۳۸. ترمذی: الجامع، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۳۷۹۷

۳۹. ترمذی: الجامع، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۳۸۰۰

۴۰. بخاری: الجامع الصحیح، باب حسن المعاشره فضل عائشه

۴۱. ابن حجر: فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، رقم ۳۵۴۲، ۸/ ۹۷۸

۴۲. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب الحسن والحسین، رقم: ۳۴۶۷

۴۳. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب الحسن والحسین، رقم: ۳۴۶۸

۴۴. بخاری: الجامع الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب الحسن والحسین، رقم: ۳۴۶۶

۴۵. مستدرک حاکم، کتاب معرفة الصحابة، فضائل ابی عبدالله الحسین، رقم: ۴۸۲۱، ۳/ ۱۷۷

۴۶. ابن ماجه، باب فضل الحسن والحسین ابنی علی ابن ابی طالبؓ، رقم: ۱۴۱

۴۷. ذهبی، شمس الدین: سیر اعلام النبلاء، ۳/ ۲۸۵

۴۸. ابن حجر: فتح الباری، دارالفکر، بیروت، ۸/ ۶۹

۴۹. الالبانی: السلسلة الصحیحه الالبانی، الجزء: ۷، صفحه: ۱۷۳۲، رقم: ۴۰۰۲

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۵۰. مسند احمد، مسند طلحة بن عبدالله، رقم: ۱۳۹۶
۵۱. علی بن نائیف الشحود: الفتنة فی عهد الصحابة، ۲/ ۳۳
۵۲. ابوداؤد: السنن، کتاب السنة، باب النهی عن سبّ اصحاب رسول اللهﷺ، رقم: ۴۰۴۰
۵۳. حاکم، ابو عبدالله: مستدرک حاکم، کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، باب ومن فضائل الحسن ابن علیؓ، رقم: ۴۷۸۵
۵۴. پڑھاروی، عبدالعزیز: الناهیة عن طعن معاویة ،ص ۵
۵۵. ابن دقیق العید: العقیده، ص ۵٦
۵٦. مهر میانوالوی، فضائل صحابه کرام ،مکتبه عثمانیه، گوجرانواله. ۱۹۸۱ء، ص ۵۲
۵۷. خطیب بغدادی: الکفایة فی علم الروایة، ص ۴۹
۵۸. البزار، احمد بن عمرو: مسند بزار، مسند عبدالرحمٰن بن عوف، رقم: ۱۰۲۲
۵۹. الهیثمی، نورالدین: بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث ، کتاب التفسیر، باب النهی عن الکلام فی القدر،رقم: ۷۴۲، مرکز خدمة السنة، المدینه المنوره، ۱۹۹۲ء، ۲/ ۷۸۴
٦۰. ترمذی: السنن، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبیﷺ، رقم: ۳۸۰۱، ۲/ ۲۲۷
٦۱. طبرانی: المعجم الکبیر، باب العین، احادیث عبدالله ابن عباس، ۱۲۷۰۹
٦۲. الاحزاب: ۵٦
٦۳. الترمذی، السنن، کتاب الایمان ، باب ما جاء فی افتراق هٰذه الامة، رقم: ۲۵٦۵
٦۴. الترمذی: السنن، کتاب العلم، باب ما جاء فی الاخذ بالسنة، رقم: ۲٦۰۰
٦۵. الانفال: ۴۱
٦٦. بغدادی، الخطیب: الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع، کتاب املاء فضائل الصحابة، باب: الله اختار نی و اختار لی اصحاباً، رقم: ۱۳٦۴، ۴/ ۷۰

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.